بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۹

ٹیلیگرام نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یومِ سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۷ احسان ۱۳۴۶ ہش ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۷ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

بدھ اور جمعرات کو ملاقاتیں نہیں ہونگی

اس ہفتہ میں بدھ اور جمعرات کے روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اجتماع انصار اللہ کراچی

مجلس انصار اللہ کراچی اپنا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۷، ۸ اور ۹ جولائی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کراچی میں منعقد کر رہی ہے۔ بمکرم زعیم صاحب اعلیٰ انصار اللہ کراچی کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اجتماع کا افتتاح کرنا منظور فرما لیا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو ایمان زبان تک رہتا ہے اور اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے

سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور انسان کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) میں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے شائع کیا ہے۔ سال دیگر را کہ مے داند حساب۔ لیکن جبکہ خدا تعالیٰ کی وحی نے مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا الہام ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار دیا کہ تا آئندہ کے لئے اشاعت دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف وگزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا تھا کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پرواہ بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پرواہ بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائیگی یا بچے یتیم رہ جائینگے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶)

وقف جدید سال دہم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

آسماں پر نصرتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

بعض جماعتوں کی طرف سے وقف جدید سال دہم کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ بجٹ میں امسال کافی اضافہ ہو چکا ہے اس لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ امراء کرام صدر صاحبان اور نمائندگان مجلس مشاورت وقف جدید کے متعلق حضور کے ارشادات بار احباب جماعت کو سنائیں اور جلد از جلد وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرما دیں۔ نیز وصولی چندہ کا بھی تسلی بخش انتظام فرما دیں۔ اور کم از کم چھ روپے سالانہ ادا کرنے کی تحریک کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ جون ۱۹۶۷ء

ہماری فتح ہمارا غلبہ

(الہام مسیح موعودؑ)

فتح کے تین ذرائع ہیں (۱) تلوار (۲) مادی فوقیت (۳) روحانیت۔ دنیا میں جو اقوام دوسروں اقوام پر چھا جاتی ہیں اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے ان میں یہ تینوں چیزیں درجہ بدرجہ پائی جاتی ہیں۔ پہلے زمانہ میں تلوار فوقیت رکھتی تھی۔ لیکن مادی ترقی اور روحانی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ جن اقوام نے تلوار کے ذریعہ دنیا کو فتح کیا ہے۔ ان میں بہتر زندگی کے طور طریق کا بھی ایک مقام رہا ہے۔ مفتوح اقوام اکثر فاتح اقوام کے طور طریق زندگی سے بھی مرعوب ہو کر مغلوب ہو جاتی رہی ہیں۔ اسی طرح فاتح اقوام کے اخلاق بھی جو روحانیت کے نتائج ہوتے ہیں۔ مفتوح اقوام سے بلند تر ہوتے رہے ہیں۔

آج کل مادی ترقیوں کے ذریعہ فتح عالم اور جہانگیری کا دور ہے۔ جو اقوام سائنس اور صنعتی علوم و فنون میں فائق ہیں۔ دنیا پر چھا رہی ہیں۔ انہوں نے فتح کے لئے بہتر اسلحہ ایجاد کئے ہیں اور ان کی تہذیب و تمدن بھی بظاہر فائق معلوم ہوتی ہے۔ اور انہیں بعض معاملات میں بہتر اخلاق کا بھی بہرہ حاصل ہے۔ مگر اس کی حیثیت ثانوی رہی ہے اور اب تو یہ حالت ہے کہ روحانیت مادیات سے بالکل دب گئی ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تحریک چلائی تھی اس میں روحانیت کو فوقیت حاصل تھی۔ تلوار اور مادی اسباب ثانوی حیثیت رکھتے تھے۔ جب تک یہ روحانی تحریک چلی مسلمان ہر میدان میں دولت فائقہ کے طور پر چھائے رہے لیکن آہستہ آہستہ مادی پہلو اقوام پر غالب ہوتا چلا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج وہی اقوام دنیا پر چھائی ہوئی ہیں جنہوں نے مادی ترقی میں کمال حاصل کر رکھا ہے۔

تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تلوار کی فتح عارضی ہوتی ہے۔ اور جو اقوام اس پر انحصار کر لیتی ہیں۔ وہ جلد ہی اپنا اثر و وقار کھو دیتی ہیں۔ چنانچہ صلیبی جنگوں میں یورپ نے مسلمانوں کو بذریعہ تلوار مغلوب کرنا چاہا۔ اور بعض اوقات انہوں نے اہم فتوحات بھی حاصل کر لیں۔ لیکن آخر کار ان کو مسلمانوں کے ہاتھ سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ یورپ تلوار کے میدان سے ہٹ کر مادی ترقی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ مگر مسلمانوں نے جو فتح تلوار سے حاصل کی تھی۔ وہ ان کے لئے آخر کار ایک خطرناک دشمن ثابت ہوئی۔ حالانکہ سائنس اور صنعتی علوم و فنون کا آغاز بھی مسلمانوں ہی نے کیا تھا۔ مگر وہ تلوار میں ایسے مگن ہو گئے کہ انہوں نے اسلامی تاریخ کو خون سے رنگین کر دیا۔ اور اسلام کو تلوار کا دین بنا دیا۔

یورپ نے چونکہ مسلمانوں سے تلوار سے شکست کھائی تھی۔ اس لئے عیسائی پادریوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا خوب موقعہ ہاتھ آیا۔ انہوں نے یورپ کی شکست کے زخم مندمل کرنے کے لئے اسلام کو تلوار کا دین مشہور کیا اور اس کا اتنا پروپیگنڈا کیا کہ باوجود مجددین کی وقتاً فوقتاً صحیح اسلامی تعلیمات کے احیاء کے علمائے سوء نے بھی اس کا اثر لیا۔ اور ایسے ایسے نعرے ایجاد کر لئے۔ جیسے کہ مسلمان کے ایک ہاتھ میں تلوار دوسرے میں قرآن ہوتا ہے۔ آجکل مادی ترقی کا زمانہ ہے اور سائنس اور صنعتی ترقی کی وجہ سے جنگ کے لئے بھی نئے نئے بلکہ نہایت مہلک ہتھیار نکل آئے ہیں۔ اس لئے وہ مسلمان اقوام جن کے پاس نہ سائنسی علوم و فنون ہیں اور نہ روحانیت مغرب سے مرعوب ہیں۔ مغربی مادی ترقی کا مقابلہ کرنے کے لئے یا تو چاہیئے کہ اہل مشرق بھی مقابلہ میں مادی ترقی کریں۔ آجکل امریکہ جس کے پاس مادی سامان سب سے زیادہ ہیں دنیا پر چھا رہا ہے۔ چونکہ اس کے پیچھے روحانیت نہیں ہے اس لئے یقیناً اس کا بھی حشر وہی ہوگا۔ جو تلوار کا ہوتا ہے۔ کیونکہ تلوار کی فتح کی طرح مادی ترقی کی فتح بھی عارضی ہے۔

ہمیشہ روحانی فتح ہی پائیدار اثر رکھتی ہے۔ نٹشے آزاد جرمن فلاسفر نے کہا ہے کتنی حیرت ہے کہ ایک یہودی اور ایک یہودیہ نے تمام مغرب کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے۔ اس کا اشارہ حضرت عیسے علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کی طرف ہے۔ اب اگرچہ عیسائیت بے اثر ہو چکی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح کا دامن کسی طرح مغرب چھوڑنے پر تیار نہیں۔ یہاں تک کہ اب بعض منچلوں نے تو دہریت کی بنیاد بھی آپ کے نام سے استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر ثابت کر دیا کہ خدا (نعوذ باللہ) مر گیا ہے۔ اس ضمن میں مسٹر لیکی کا جنہوں نے مغربی اخلاقیات کی تاریخ لکھی ہے۔ یہ قول بھی اہم ہے کہ مجھے تاریخ عالم میں دو واقعات ایسے بے نظیر نظر آتے ہیں جن کا کوئی جواب نہیں۔ ایک تو یہ کہ یونان نے چند سالوں میں اتنے حکما پیدا کئے کہ جنہوں نے تقریباً تمام علوم و فنون کی بنیاد استوار کر دی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ دوسری تاریخی حقیقت یہ ہے۔ کہ جس قوم نے بھی اسلام قبول کیا۔ وہ پھر کبھی رسمی بت پرستی اختیار نہیں کر سکی۔

اس سے واضح ہے کہ روحانی فتح ہی پائیدار اثر رکھتی ہے۔ اسلام نے روحانیت کو اسی لئے تلوار اور مادی ترقی پر فوقیت دی ہے۔ اگر ہم اسلام کو دنیا پر غالب کر دیں تو تلوار اور مادی ترقی خود بخود ہمارے ساتھ آئیں گی۔ آج مسلمان کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ اور نہ سائنسی ترقیات اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے تحریک اسلامی یعنی روحانیت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے دنیا نے بھی اس کو چھوڑ دیا ہے۔

تحریک احمدیت اسلام کے روحانی غلبہ کے لئے اللہ تعالے کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے کی طرف سے روحانیت کا ہتھیار اسلام کو عطا ہوا ہے ہمارا ایمان ہے کہ ہم روحانیت سے دنیا کو فتح کر لیں گے۔ جلد یا بدیر ایسا ضرور ہوگا ہم یہ نہیں کہتے کہ مسلمان اقوام مادی ترقیات نہ کریں۔ کریں لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم اسلامی اصولوں سے ہی اب پھر دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے آکر مسلمان پھر تمام دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔ مادی ترقی کے مہلک ترین ہتھیار اس کے سامنے ناکارہ ثابت ہوں گے۔ اسلام نے ہمیشہ دعا ہی سے فتح پائی ہے۔ گو ظاہری اسباب کو ترک نہیں کیا۔ کیونکہ ظاہری اسباب بھی دعا ہی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ میدان بدر میں ۳۱۳ نہتے صحابہ کرام نے اپنے سے تین چار گنا لشکر پر جو اس زمانے کے لحاظ سے پوری طرح اسلحہ سے لیس تھا۔ فتح "دعا" ہی سے حاصل کی تھی۔ تاہم صحابہ کرام نے ظاہری اسباب کو ترک نہیں کیا تھا۔ البتہ دعا نے ان کے جذبہ شجاعت کو کئی گنا بڑھا دیا تھا۔ خود فرشتے آسمان سے اتر کر ان کے دست و بازو میں سما گئے تھے۔ انہوں نے اپنے خدا کو پہچان لیا تھا۔ اور اس کی طاقتوں کو مان لیا تھا جس کے مقابلہ میں کوئی طاقت کھڑی نہیں رہ سکتی تھی۔

آج بھی یہ معجزہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان روحانی فتح کے لئے تمام ملکوں میں پھیل جائیں اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کریں۔ وہ دست و بازو جن میں سائنسی ترقی کے مہلک ہتھیار ہیں انشاء اللہ جلدی ہی شل ہو کر رہ جائیں گے۔

یہ ہونا ہے اور ضرور ہونا ہے ایٹم بموں کے ذریعہ جو فتوحات اس وقت مغربی اقوام حاصل کر رہی ہیں۔ یہ ناپائیدار ہیں۔ لیکن اسلام کی روحانی فتح پائیدار ہوگی۔ تمام مصنوعی خدا اور کفر گڑھوں کے بت کدے ٹوٹ جائیں گے۔ اور آتش نمرود گل و گلزار میں تبدیل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالے

کام گو عظیم ہے
تو عزم بھی صمیم ہے

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا پچاسواں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا پچاسواں سالانہ جلسہ اس سال انشاء اللہ تعالے مورخہ ۹ جولائی بروز اتوار بمقام شاہ مسکین منعقد ہوگا جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علما کرام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقاریر فرمائیں گے۔ دو اجلاس ہوں گے پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ دوسرا اجلاس بعد دوپہر دو بجے سے پانچ بجے تک ہوگا۔ قیام و طعام کا بندوبست بذمہ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ہوگا۔

خاکسار سید سردار احمد شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین

عالمِ اسلام کی تائید و نصرت کا آسمانی حربہ دُعا ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے ✦ اے مرے فلسفیو! زورِ دُعا دیکھو تو

(المصلح الموعودؓ)

(شیخ خورشید احمد)

> "مصر کی تکلیف اور تباہی ہر مسلمان کے لئے دُکھ اور تکلیف کا موجب ہونی چاہیئے ... اس خطرناک وقت میں ہمارے لئے ایک ہی ذریعہ باقی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکی حفاظت فرمائے۔"
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ)

موجودہ سیاسی حالات اور عالمِ اسلام

اسرائیل کے ساتھ حالیہ جنگ میں عرب ممالک کو جس افسوسناک صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس کی وجہ سے مستقبل میں ان کے لئے ــــ بلکہ تمام عالمِ اسلام کے لئے جو خطرات و خدشات نظر آرہے ہیں انہیں دیکھ کر ہر مسلمان کا دل رنج و غم اور فکر و تشویش کے گہرے جذبات میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔

مقاماتِ مقدسہ کو خطرہ

ان کرب انگیز حالات کا ایک نہایت نازک پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ بھی اب پہلے سے زیادہ خطرے کی زد میں آگئے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُور رس نگاہ نے آج سے پچیس سال قبل مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ کے متعلق ان خطرات کو بھانپ لیا تھا جو آج واضح صورت میں نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ حضورؓ نے گزشتہ جنگِ عظیم کے وقت جبکہ جنگ مصر کے قریب پہنچ گئی تھی مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:۔

"اب جنگ ایسے خطرناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اسلام کے مقدس مقامات اس کی زد میں آگئے ہیں ------

مصر کی تکلیف اور تباہی ہر مسلمان کے لئے دُکھ اور تکلیف کا موجب ہونی چاہیئے۔ پھر مصر کے ساتھ وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقا کا مبارک وجود لیٹا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے جس کے مقبروں میں آپؐ کے والا و شیدا میٹھی نیند سو رہے ہیں ---- دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر وہ وادی ہے جس میں وہ گھر ہے جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دن میں کم از کم پانچ بار منہ کرکے ہم نماز پڑھتے ہیں جس کی زیارت اور حج کے لئے ہم جاتے ہیں جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے ------ جوں جوں دشمن ان مقامات کے قریب پہنچتا جاتا ہے ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے اور کانپ اُٹھتا ہے کہ نہ معلوم کل کو کیا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی حفاظت کرے گا لیکن ہمارا یہ یقین ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے نہیں چھڑا سکتا ---- بے شک مکہ اور مدینہ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں ---- مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان ان کی حفاظت کے فرض سے آزاد ہو گئے ہیں بلکہ ضروری ہے کہ ہر سچا مسلمان ان کی حفاظت کیلئے پوری کوشش کرے جو اس کے بس میں ہے۔"

(الفضل ۳ جولائی ۴۲ء)

ہم کیا کر سکتے ہیں

مندرجہ بالا سطور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاماتِ مقدسہ کے لئے خطرات کا ذکر کرتے ہوئے جن دردمندانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے وہ یقیناً ہر سچے مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ عالمِ اسلام اس وقت جن حالات و خدشات سے دوچار ہے ہم ان کا کس طرح ازالہ کر سکتے ہیں؟

دعا کی اہمیت

مادی لحاظ سے تو اس کا شائد یہی جواب دیا جائے کہ مسلمانوں کو اپنے تئیں زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے تا وہ دوسروں کے دستِ نگر نہ رہیں اور خود سینہ سپر ہو کر حالات کا مقابلہ کر سکیں ــــ لیکن ظاہر ہے کہ مادی قوت میں ہم خواہ کتنا ہی اضافہ کر لیں بہرحال ایک لمبے عرصہ تک اس میدان میں ابھی ہم خود کفیل اور استعماری قوتوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے ان حالات میں ضروری ہے کہ ہم ظاہری کوششوں کے ساتھ ساتھ اسلام کی اس روحانی قوت کو بھی بروئے کار لائیں جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ قوت اسلام اور محض اسلام ہی کی بدولت ہمیں مل سکتی ہے اور گزشتہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب اس قوت سے مسلمانوں نے کام لیا تو کس طرح حیرت انگیز رنگ میں مادی حالات بھی ان کے موافق ہو گئے۔ فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے اور وہ ہر میدان میں نا موافق حالات میں بھی فتحیاب ہوتے رہے۔

اسلام کی اس روحانی قوت کا سب سے بڑا منبع یہ ہے کہ ہم اپنے زندہ اور قادر و توانا خدا کی طرف رجوع کریں اور اس کے حضور غیر معمولی توجہ۔ تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کریں تا وہ غیر معمولی رنگ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ہماری مدد کرے اور ہر میدان میں ہماری تدابیر اور کوششوں کو کامیابی اور فتح و نصرت سے نوازے اور اس طرح ہر جگہ اسلام کا جھنڈا سر بلند ہو۔

مقامِ تاسف ہے کہ اسلام کی اس روحانی قوت کی طرف موجودہ خطرناک حالات کو دیکھتے ہوئے بھی بہت کم توجہ کی جا رہی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز دعا اور صرف دعا ہی میں مضمر ہے کاش وہ سمجھیں۔

قرآن کریم کی بشارت

قرآن مجید نے بھی مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ (المومن)

یعنی اے مسلمانو! تمہارا رب تمہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ جب بھی تم کسی مصیبت یا مشکل میں مبتلا ہو تم مجھے پکارا کرو میں یقیناً تمہاری دعا کو سنوں گا اور اسے قبول کروں گا۔

پھر قرآن مجید نے جس مقام پر اسلام کے ہزار سالہ ضعف اور کمزوری کے بعد اسکی دوبارہ ترقی کرنے کی بشارت دی ہے وہاں پر بھی خاص طور پر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اس پر بھروسہ کرنے کی نصیحت کی ہے۔ چنانچہ سورہ السجدہ میں

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۔

کے الفاظ میں ہزار سال کے بعد اسلام کی دوبارہ ترقی کا ذکر کرنے سے معاً پہلے فرمایا ہے:۔

"مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ"

یعنی اے مسلمانو! اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا تعالےٰ کے سوا تمہارا اس دنیا میں نہ کوئی حقیقی دوست ہے اور نہ سفارشی اس لئے اسی پر توکل کیا کرو اور ہر ابتلاء کے موقع پر اسی کی استعانت دعا کے ذریعے طلب کیا کرو۔ اس آیت میں گویا موجودہ حالات کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے بتا دیا ہے کہ مسلمانوں کو کبھی اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم کی اس واضح ہدایت اور تائید و نصرت کے وعدۂ الٰہی کے باوجود اگر ہم خدا تعالےٰ کی طرف رجوع نہ کریں اور دعاؤں کے ساتھ اس کی نصرت کے طلب گار نہ ہوں تو یقیناً یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں درباره دعا کی اہمیت واضح کی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہر ایک شے کی ایک اُمّ ہوتی ہے میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ہے ...... پس اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرما کر جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم رجوع کرو۔"

(ملفوظات جلد ششم)

حضور علیہ السلام نے موجودہ اسلامی حکومتوں کی کمزوری کا خاص طور پر ذکر کر کے ہمیں دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

(۲) دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا ہی پائی ......

حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر پر غالب آنے کے واسطے .... آسمانی حربہ (دعا) کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم)

(۳) "دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں ...... یہ اہم عظیم ہے جس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص...)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نصیحت

موجودہ حالات کے پیش نظر تمام مسلمانوں کو بالعموم اور احمدی احباب کو بالخصوص اسلام کی سربلندی اور اسلامی ممالک کی ... مشکلات کے حل کے لئے غیر معمولی رنگ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر دعاؤں پر زور دینا چاہیئے۔ حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرف توجہ دلائی ہے

اور فرمایا ہے کہ ہمیں بہت دعا سے کام لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مقامات مقدسہ کی حفاظت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو سب سے اہم نصیحت فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ

"اس خطرناک وقت میں ایک ہی ذریعہ باقی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی حفاظت فرمائے وہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیجی تھی اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے ان مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہنچ سکے کچل دے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ جس طرح بچہ بھوک سے تڑپتا ہوا چلاتا ہے جس طرح ماں سے جدا ہونیوالا بچہ یا بچہ سے محروم ہونے والی ماں آہ و زاری کرتی ہے اسی طرح اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں کریں کہ اے خدا تو خود ان مقدس مقامات کی حفاظت فرما۔"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خود غیر معمولی رنگ میں اسلام کی نصرت فرمائے اور عالم اسلام کی موجودہ مشکلات کو دور کر کے انہیں اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنے اور فتح کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق دے۔ آمین +

ضلع گوجرانوالہ کے مختلف مقامات پر لجنات اماء اللہ کے جلسے

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی شرکت اور تقاریر

مؤرخہ ۱۸ جون کو حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ ضلع گوجرانوالہ کے مختلف مقامات پر لجنات اماء اللہ کے جلسوں میں شرکت کرنے کے لئے ربوہ سے گوجرانوالہ تشریف لے گئیں۔

گوجرانوالہ میں اسی دن ساڑھے نو بجے صبح مقامی مسجد احمدیہ میں ضلع گوجرانوالہ کی احمدی مستورات کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں حضرت صدر صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر مجلس مرکزیہ نے اہم تربیتی امور پر تقاریر فرمائیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اپنی تقریر میں ان بابرکت تحریکات کا ذکر فرمایا جو کہ خلافت ثالثہ میں جماعت کے سامنے رکھی گئیں اور جن کے بڑے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت کے رنگ میں ہمیں جو عظیم الشان انعام اللہ تعالیٰ نے دیا ہوا ہے اسکی صحیح قدردانی یہی ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ گہرے طور پر وابستہ رہیں اور اسکی طرف سے جو تحریک بھی کی جائے اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اور ان کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ہم پر خاص ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں ادا کرنے کے قابل ہم تبھی ہو سکتی ہیں جبکہ ہم قرآن کریم کے اوامر و نواہی کا علم رکھتی ہوں۔ اس ضمن میں آپ نے مال۔ اولاد۔ نفس اور وقت کی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کم و بیش پانچ سو مستورات نے شرکت کی جو ضلع کے مختلف مقامات سے آئی ہوئی تھیں۔

اسی دن شام کو ساڑھے پانچ بجے موضع ترگڑی میں جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں دیہاتی مستورات نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں بھی ہر دو معزز مہمانوں نے تقاریر فرمائیں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد بیان کئے اور بتایا کہ آپ نے حقیقی معنوں میں دنیا میں توحید قائم کی اور حضور کی پیروی میں ہی ہمارے لئے نجات ہے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے، اطاعت خلافت۔ تربیت اولاد۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور چندوں میں باقاعدگی اختیار کرنے اور لجنات کے اجلاسوں میں شرکت کرنے کی اہمیت واضح فرمائی۔

مورخہ ۱۹ جون کی صبح کو وزیر آباد کے نصرت کالج میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں ہر دو معزز مہمانوں نے تقاریر فرمائیں۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بہت کامیاب تھا کہ باوجود اسکے کہ مقامی احمدی مستورات کی تعداد بہت کم ہے لیکن پھر بھی اس میں وزیر آباد کی غیر از جماعت معزز مستورات غیر معمولی طور پر بڑی کثرت سے شامل ہوئیں۔ تقاریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے غیر از جماعت مستورات کے مختلف سوالات کے جواب بھی دیئے۔

۱۹ جون کی شام کو گوجرانوالہ میں ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی اور ناصرات الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسارہ نے بھی ناصرات کو اپنے پروگراموں میں دلچسپی لینے کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۲۰ جون کو دس بجے صبح حافظ آباد کی مسجد احمدیہ میں مستورات کا اجتماع ہوا جس میں گرد و نواح کے نو دس دیہات سے آئی ہوئی خواتین شامل ہوئیں۔ اس جلسہ میں بھی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقاریر فرمائیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تعلیم القرآن۔ وصیت۔ رسومات سے اجتناب۔ اسلامی پردہ۔ نماز اور باہمی تعاون کی طرف توجہ دلائی اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سورہ ممتحنہ کی آخری آیات سے استدلال کرتے ہوئے شرک۔ غیبت۔ بہتان۔ چوری اور اشاعت فحش سے اجتناب کی طرف توجہ دلائی اور خدا اور اس کے رسول اور خلفاء کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی۔ بارہ بجے کے قریب یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ضلع گوجرانوالہ کے ان اجتماعوں میں جو کہ بہت کامیاب رہے مندرجہ ذیل مقامات کی احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں:۔

پیرکوٹ ثانی۔ تلونڈی راہوالی۔ رنانکہ اوچے۔ چک چٹھہ۔ ڈارانوالی۔ گکھڑ منڈی۔ تلونڈی کھجور والی۔ پیر کوٹ۔ مدرسہ چٹھہ۔ لویری والا۔ ترگڑی۔ گوندلانوالہ۔ فیروز والہ۔ کوٹ نارڑ۔ منو۔

ان اجتماعوں کے انعقاد اور ان کے انتظام میں اور انہیں زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں جن کارکنات نے اور عہدیداران جماعت نے حصہ لیا اور شب و روز محنت کی وہ سب دلی شکریہ کی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان اجتماعوں کے زیادہ سے زیادہ نیک نتائج پیدا فرمائے آمین۔

امۃ اللطیف

سیکرٹری تجنید و اصلاح و ارشاد لجنہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

مشرق وسطیٰ اور تیل

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی)

(قسط نمبر ۲)

اللہ تعالیٰ نے مشرق وسطیٰ کو تیل کی جس دولت سے نوازا ہے آج کی دنیا میں اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ زمانہ جنگ اور زمانہ امن دونوں میں اس کی قدر و قیمت یکساں رہتی ہے۔ تمام دنیا میں مشینوں کے کل پرزے اسی کی بدولت چلتے ہیں۔ تجارت، زراعت، صنعت سب کا انحصار اسی پر ہے۔ ہمارے ملک میں ایک ہفتہ ریلوے کی سٹرائک ہو جائے تو نظام درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کسی ملک کی تیل کی سپلائی کافی عرصہ بند رہے تو اس کو کس قدر نقصان پہنچ سکتا ہے اور کس طرح اسکی معاشی اور صنعتی زندگی مفلوج ہو سکتی ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مشرق وسطیٰ بڑا خوش قسمت ہے۔ اس کے تیل کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت دنیا کے ثابت شدہ ذخائر کی مجموعی مقدار ۳ کھرب بیرل بتائی جاتی ہے۔ اس میں سے مشرق وسطیٰ کا حصہ ایک کھرب ۹۲ ارب بیرل ہے۔ گویا دنیا کے موجودہ ذخائر کا دو تہائی حصہ یہاں موجود ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے بھی دنیا کے کل تیل کا ایک تہائی مشرق وسطیٰ سے آتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے اس خطے سے روزانہ ۷۰ لاکھ بیرل تیل نکالا جاتا ہے۔ اس پیداوار کی تفصیل مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہوگی۔

نام ملک	دریافت کی تاریخ	ابتدائی پیداوار (ٹن میں)	درمیانی پیداوار بحوالہ سن (ٹن میں)	۱۹۶۳ء میں پیداوار (ٹن میں)
امریکہ	۱۸۵۹	۹۵,۰۰۰,۰۰۰ (۱۹۰۱ء میں)	۱۷۲,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۳۸ء	۱۰۰۸,۰۰۰,۰۰۰
روس	--	۷,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۰۱ء	۳۲,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۳۸ء	۱۸۷,۰۰۰,۰۰۰
وینزویلا (جنوبی امریکہ)	۱۹۱۴	۱۷,۰۰۰ ۱۹۲۰ء	۲۸,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۳۸ء	۱۷,۰۰۰,۰۰۰
رومانیہ (یورپ)	۱۸۵۷	۲۵۰	۸,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۱۳ء	۱۲,۰۰۰,۰۰۰
ایران	۱۹۰۸	۱,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۱۹ء	۳۲,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۵۰ء	۷۳,۰۰۰,۰۰۰
عراق	۱۹۱۴	؟	؟	؟
سعودی عرب	۱۹۳۵	-	-	۸۰,۰۰۰,۰۰۰
کویت	۱۹۳۸	-	۳۷,۰۰۰,۰۰۰ ۱۹۵۲ء	۹۰,۰۰۰,۰۰۰
بحرین	۱۹۳۲	-	-	-
قطر	۱۹۳۸	-	-	-
لیبیا (افریقہ)	۱۹۵۹	-	-	۲۱,۰۰۰,۰۰۰
الجزائر (افریقہ)	۱۹۶۲	-	-	۲۳,۰۰۰,۰۰۰

یہ جدول مکمل نہیں کیونکہ عراق، بحرین اور قطر کی پیداوار کے اعداد و شمار دستیاب نہ ہو سکے تاہم اس سے مختلف ممالک کی پیداوار کا تناسب معلوم کرنے میں ضرور کچھ مدد مل سکتی ہے۔

تیل کی دنیا میں ایک چیز جو تغیر پذیر رہی ہے وہ روس کی پوزیشن ہے ۱۸۹۰ء سے ۱۹۰۲ء تک روس میں تیل کی پیداوار دنیا میں سب سے زیادہ تھی اور یہ تیل یورپ اور ایشیائی ممالک کو بھیجا جاتا تھا۔ لیکن ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد غیر ملکی سرمایہ ضبط کر لیا گیا۔ تو پیداوار میں کمی ہو گئی اس کے بعد جب پیداوار پھر بڑھنے لگی تو حکومت کی پالیسی یہ رہی کہ سب تیل ملکی ضروریات پر صرف کیا جائے اور برآمد بند رہے۔ ۱۹۵۳ء میں اس پالیسی پر نظر ثانی کی گئی اور برآمد کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۶۳ء میں روس نے ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن تیل برآمد کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس کے پاس اپنی ضروریات سے زائد تیل موجود ہے اور اسے برآمد میں دلچسپی ہے

یہ وہ ریاست جس کا ذکر دنیا عزیزی ہے یہ ہے کہ جس زور سے سال بہ سال تیل کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے کہیں زیادہ تیزی سے تیل کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے پیداوار میں ۱۰ فیصدی سالانہ فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن اندازہ یہ ہے کہ ۱۹۸۰ء تک تیل کی ضرورت میں دگنا اضافہ ہو گی ۲۰۰۰ء تک اس کی مانگ تین گنا ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے جن ممالک کے ذخیرے زیادہ وسیع ہیں وہ بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں اور ان کی اہمیت روز بروز بڑھتی جائے گی۔

مشرق وسطیٰ کا تیل نہ صرف مشرق اور افریقی ممالک کی ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ مغربی یورپ کی ضروریات بھی اسی سے پوری ہوتی ہیں اور سچ پوچھئے تو اس کی بڑی منڈی مغربی یورپ ہی ہے۔ امریکہ اگرچہ دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرتا ہے تاہم وہ بھی مشرق وسطیٰ کے تیل سے ایک حد تک استفادہ کرتا ہے حالیہ جنگ سے قبل ۲ لاکھ بیرل تیل روزانہ امریکہ کے مشرقی ساحل کو بھیجا جا رہا تھا۔ اسی طرح مغربی ساحل کو بھی تیل جا رہا تھا گو اس کی مقدار نسبتاً کم تھی۔ امریکہ اس لئے یہ تیل درآمد کرتا تھا کہ باوجود طویل مسافت طے کرنے کے اس کی قیمت ملکی تیل سے کم تھی۔

یورپ میں جس قدر تیل پیدا ہوتا ہے وہ وہاں کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے اسلئے باہر سے منگانا پڑتا ہے ۱۹۶۳ء میں یورپ نے قریباً ۳۰ کروڑ ٹن تیل درآمد کیا۔ اس میں سے بڑا حصہ مشرق وسطیٰ سے گیا۔ اگر وہاں کا تیل بند ہو جائے تو اکثر یورپی ممالک میں صنعتی اور معاشی نظام کا بری طرح متاثر ہونا یقینی ہے تیل کی اس اہمیت کو عرب ممالک بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ امریکہ برطانیہ اور دوسرے ممالک کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اسرائیل کی مدد کی تیل مہیا نہ کیا جائے۔

تیل کے اس مقاطعہ کے جواب میں مغربی ممالک کی طرف سے کہا گیا کہ امریکہ اس سے بالکل متاثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ خود دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک ذخیرہ ریزرو رکھا ہوا ہے جس کا صرف ہنگامی حالات میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ تیل کی کمی کو کچھ اس محفوظ ذخیرہ سے اور کچھ دوسرے ذخائر کی پیداوار بڑھا کر نیز وینزویلا (جنوبی امریکہ) سے تیل حاصل کر کے پورا کیا جائے گا ۱۹۵۶ء میں نہر سویز کے سلسلہ میں جو جھگڑا برطانیہ اور مصر کا ہوا تھا اس کے بعد سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام یورپی ممالک کم از کم دو ماہ کا تیل ہنگامی کا مقابلہ کرنے کے لئے جمع رکھیں۔ کہا گیا ہے کہ برطانیہ کے پاس اس وقت ۳ ماہ کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس کے بعد ضرورت پڑنے پر وہ اپنی ضروریات امریکہ اور وینزویلا سے تیل حاصل کر کے پوری کر سکتا ہے۔ ممکن ہے یہ صحیح ہو لیکن امریکہ سے تیل حاصل کرنے کی صورت میں ایک تو وہ بہت گراں ہوگا۔ دوسرے ڈالر پر ادائیگی کی وجہ سے اس کے ڈالر ریزرو پر بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اسی سلسلہ میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ ایران اور کویت تیل بند نہیں کریں گے۔

تیل کی بندش کے بارے میں ایک بات یہ کہی گئی ہے کہ یہ محض عارضی ہے اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ تا عوام الناس اپنے غصہ اور جوش و خروش میں کارخانوں اور پائپ لائنوں وغیرہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ کچھ عرصہ بعد یہ سپلائی بحال کر دی جائے گی۔ اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ ان ممالک کو مجموعی طور پر ۲ ارب ۵۰ کروڑ ڈالر سالانہ ٹیکس اور رائلٹی کی شکل میں ملتے ہیں۔ اسی آمدنی پر ان کا گذارہ ہے۔ ان کی مالی مشکلات انہیں مجبور کریں گی کہ اس فیصلہ کو منسوخ کریں۔

اس میں دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ اگر بالفرض امریکی اور برطانوی کمپنیوں کو تیل کی رعایت سے محروم کر دیا گیا تو پھر دو صورتیں پیدا ہوں گی۔ ایک یہ کہ عرب ممالک تیل کی صنعت کو قومی ملکیت قرار دیں اور اس کی سپلائی کا انتظام خود کریں۔ دوسرے یہ کہ وہ اور ممالک کی کمپنیوں کو تیل کا کاروبار سنبھالنے کی دعوت دیں۔ اگر انہوں نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا تو ان کے پاس وہ ذرائع نہیں جن سے وہ اپنا مال منڈیوں تک پہنچا سکیں۔ انہیں بالآخر کسی کے توسط سے انہیں کمپنیوں سے معاملہ کرنا ہوگا۔ جن کو انہوں نے اپنے ملک سے نکالا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے امریکی اور برطانوی کمپنیاں رفتہ رفتہ اس درجہ پھیل گئی ہیں کہ ان کا کاروبار تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کے اپنے ٹینکر اور تیل بردار جہاز ہیں جن کے ذریعہ تیل ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے دوسری کمپنیوں کو اس قدر سہولتیں حاصل نہیں اسلئے بالآخر یہ کام انہیں کے ذریعہ انجام پائے گا۔ اور وہ منہ مانگے دام لے سکتے ہیں۔ یہ صورت عرب ممالک کے لئے موجودہ انتظام سے زیادہ بری ہوگی۔

اگر دوسرے ملکوں کو کاروبار کرنے کی دعوت دی گئی تو اس کو قبول کون کریگا؟ امکانی طور پر روس، فرانس، اٹلی اور جاپان سے مدد لی جا سکتی ہے۔ روس چونکہ خود تیل برآمد کرتا ہے اس لئے اسے عرب ممالک کے تیل کی نکاسی سے دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ فرانس نے بھی اس سلسلہ میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ . . . .

جو دنیا کی ایک کمپنی سے عراق نے حالیہ جنگ سے کچھ عرصہ قبل بات چیت شروع کی تھی اوّل تو برطانیہ، فرانس، امریکہ اور ڈنمارک کے سیاستدانوں نے اس کمپنی سے احتجاج کیا کہ ان کو اس علاقہ میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ دوسرے یہ کمپنی سارے ملکوں کے کاروبار کو سنبھالنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ تیسرے تیل کے کاروبار میں بڑی بڑی کمپنیاں باہمی مشورہ سے اپنی پالیسی مرتب کرتی ہیں اور انہیں ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہوتا ہے عرب ممالک میں کوئی نئی کمپنی دوسرے کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی اور کوئی دوست ملک برطانیہ اور امریکہ کو ناراض کرنا پسند نہیں کرے گا۔

اس تمام بحث سے تین باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ برطانیہ اور امریکہ وغیرہ کو تیل کی سپلائی بند کرنے میں جہاں فوائد ہیں وہاں خطرات بھی ہیں۔ اس بارے میں کافی غور و خوض کے بعد آخری فیصلہ کرنا چاہیئے البتہ جو

جو فیصلہ بھی کیا جائے اسکی سب ممالک پابندی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ الگ الگ طریق کا اختیار کیا جائے۔ یہ بات یقینی ہے کہ متحدہ فیصلہ سے انحراف ایسی خلیج حائل کر دے گا جو مدت العمر پاٹی نہ جا سکے گی۔ اور مشترک مقصد کے لئے انتہائی درجہ نقصان رساں ہوگی۔ غرض فیصلہ بڑے حزم و احتیاط سے کیا جائے اور بعد میں سب اس کی سختی سے پابندی کریں۔

دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ عرب ممالک کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ ان کے پاس نہ مناسب بحری قوت ہے اور نہ تجارتی اور مالی بردار جہاز۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ عرب شیخ بڑے فخر اور دھوم دھام سے بازوں کے ذریعہ شکار میں وقت اور دولت ضائع کریں۔ اگر انہیں اپنی دولت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانا ہے تو انہیں ہوائی اور بحری طاقت کے حصول کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیے ہوائی قوت کے بغیر بقا ممکن نہیں اور بحری قوت اور مناسب تجارتی ساز و سامان کے بغیر وہ

ہمیشہ دوسروں کے دست نگر رہیں گے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں بڑی دولت دی ہے۔ وہ اگر توجہ کریں تو اپنی قوت بڑھا سکتے ہیں

تیسری بات یہ ہے کہ جس طرح سیاسی رنگ میں باہمی تعاون کے بغیر وہ آزاد نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح تجارتی اور اقتصادی معاملات میں بھی یکساں حکمت عملی کے بغیر ان کا وجود ہمیشہ خطرہ میں رہے گا۔ پاکستان ایران اور ترکی کا باہمی تعاون بطور نمونہ ان کے سامنے ہے اور اسکے فوائد اور اثرات سے عرب ممالک ناواقف نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ اسی طرز پر سب معاملات میں اشتراک عمل کریں تو بہت سے خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بہت بہتر تو یہ ہے کہ سب اسلامی حکومتیں خواہ وہ عرب ہوں یا غیر عرب باہم صلاح مشورہ سے ایک مشترکہ حکمت عملی اختیار کریں۔ اس تعاون سے جو قوت پیدا ہوگی۔ اس سے ٹکرانا آسان نہ ہوگا

بالآخر یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ بلند بانگ دعاوی اور سابقہ فتوحات کے حوالے سے عملی دنیا میں کام نہیں بنا کرتے بڑے بول بول بھی خدا تعالےٰ کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں۔ پس جہاں شکر نعمت کے طور پر تیل کی دولت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہیئے وہاں عسر اور یسر ہر حال میں اس سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے کہ سب فضل اسکے ہاتھ میں ہیں۔ اگر کہیں انتظامات میں رخنہ یا خرابی بھی ہوتی ہے تو اس سے استعانت طلب کرنے سے انسان ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر رب العزت کی طرف سے اعتنائی کا مظاہرہ ہو تو سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی ان سے استفادہ کا موقعہ نہیں ملتا اور ناکامی ہر طرف سے گھیر لیتی ہے

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے اقدام سے بچائے جو اسکے علم میں ہمارے لئے نقصان رساں ہوں اور وہ ہمیں صحیح راہ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔

مبین

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی نو جون سے پندرہ جون تک چندہ مساجد کے لئے ایک ہزار ایک سو بارہ روپے کے وعدہ جات اور ایک ہزار دو سو تیس روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ الحمد للہ

گذشتہ چند ماہ سے مسجد کے لئے چندہ کے وعدہ جات اور وصولی ہر دو میں نمایاں کمی آئی ہے۔ چندہ کی موجودہ رفتار سے مسجد کی تعمیر پر خرچ کی ہوئی رقم کو پورا کرنے کیلئے ایک لمبا عرصہ درکار ہوگا

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (سورہ منافقون) اور (اے مومنو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے موت آنے سے پہلے خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے تو خرچ نہ کرنیوالے کو) کہنا پڑے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں تھوڑی سی ڈھیل نہیں دی تا کہ میں اس ڈھیل میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔

کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی موت کا وقت کب آنا ہے اس لئے ہر نیک تحریک میں جلد سے جلد شامل ہونا چاہیئے تا یہ پچھتاوا نہ رہ جائے کہ ہم نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ مساجد کی تعمیر سے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کا اور کونسا موقع ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری بہنوں کو یہ سنہری موقع عطا فرمایا ہے کہ صرف ان کے چندوں سے مسجد کی تعمیر ہوئی ہے لیکن مہنگائی کے باعث جو اندازہ تھا اس سے بہت زیادہ خرچ ہو چکا ہے ایک بھاری رقم ابھی ہم نے ادا کرنی ہے اس مسجد کے ذریعہ جو روحیں اسلام قبول کریں گی یقیناً اس کا ثواب ان بہنوں کو ملے گا جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔

تمام عہدہ داران لجنات کو اور خصوصاً دیہات کی لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ ایک ایک احمدی عورت تک اس تحریک کو پہنچائیں اور چندہ جلد سے جلد وصول کر کے بھجوائیں گندم کی کٹائی ختم ہو چکی ہے اور اس وقت دیہاتی جماعتیں آسانی سے چندہ دے سکتی ہیں صرف ضرورت ہے عہدہ داران کو چند روز محنت اور لگن سے ایک ایک احمدی عورت تک اس تحریک کو پہنچانے اس کی اہمیت کو واضح کر کے چندہ وصولی کرنے کی۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی قربانیوں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوں اور اسلام کی شان و شوکت اور غلبہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھا دے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(ایم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کا الگ رکھا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سال عہدیداران کو ابھی سے پوری پوری کوشش شروع کر دینی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ اس کار خیر میں پورا حصہ لے کر اپنا ایمان تازہ کرنے کی سعادت سے محروم رہ جاوے (ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

خاکسار اپنے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی کے حالات تفصیلی طور پر مرتب کرنا چاہتا ہے۔ اسلئے جن بزرگوں اور دوستوں کو حضرت ڈاکٹر صاحب کے حالات و کوائف یا ان کی سیرت کے کسی پہلو کے متعلق بھی کسی واقعہ کا علم ہو وہ ازراہ کرم جلد سے جلد تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرمائیں۔

مجھے امید ہے کہ احباب اور بالخصوص ایسے دوست جن کا حضرت والد صاحب سے کسی نہ کسی رنگ میں تعلق تھا یا جن سے ان کی خط و کتابت تھی وہ ضرور اس طرف توجہ فرمائیں گے اور جلد اپنے تاثرات لکھکر ارسال فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۸۲:۔ میں صاحبزادہ محمد جمیل لطیف ولد صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن محلہ دار الصدر غربی ب ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے صرف دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ آئندہ میں جو بھی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جاوے۔

(شرط اوّل -/۱ روپیہ)

العبد:۔ محمد جمیل لطیف محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ ایس مہدی لطیف فاضل

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف والد موصی دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۳:۔ میں زیب النساء زوجہ بخش الٰہی پراچہ قوم پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے اور اس حق مہر اور دیگر جملہ حقوق کے بدلے مجھے میرے خاوند مسمی بخش الٰہی پراچہ نے ایک سفید خطہ زمین واقع محلہ پراچگان بھیرہ ضلع سرگودھا دی ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً پانچ مرلے ہے اسکی مالیت تقریباً آٹھ صد روپیہ فی مرلہ ہے۔ اس لحاظ سے اس قطعہ زمین کے ۱/۳ حصہ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں وصیت کرتی ہوں

نوٹ: اس قطعہ زمین میں پانچ درخت ببول کے ہیں وہ بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملکیت بموجب وصیت بالا سمجھے جائیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے ۱/۳ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت ۶۷/۲/۲۳ سے نافذ کی جائے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(شرط اوّل -/۲ روپے)

الامۃ: زیب النساء زوجہ بخش الٰہی پراچہ اسامہ کالج دار الرحمت وسطی۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ بخش الٰہی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ظفر اقبال پراچہ پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۴:۔ میں عبد الباقی ولد محمد شوکت صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۲ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

(شرط اوّل -/۲ روپے)

العبد:۔ عبد الباقی قریشی ولد قریشی محمد شوکت صاحب سکنہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد جمیل ولد محمد الدین کارکن دفتر محاسب ربوہ

گواہ شد:۔ محمد امین ولد قاری غلام حسین صاحب مرحوم محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۵:۔ میں احسان اللہ ولد رحمت علی صاحب قوم قریشی پیشہ ٹھیکیداری عمارات عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ایک مکان پلاٹ ۴۲/۵ تعدادی رقبہ دس مرلہ جس کے نصف حصہ یعنی پانچ مرلے پر مکان تعمیر شدہ ہے تفصیل یہ ہے:۔

ایک کمرہ ۱۲×۱۴ ایک سٹور ۷×۱۱

جس کی اندازاً قیمت اس وقت مبلغ -/۲۵۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بابت حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۸۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے (شرط اوّل تین روپے پچاس روپے)

العبد:۔ قریشی احسان اللہ ولد رحمت علی قریشی مرحوم سکنہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

گواہ شد:۔ ذکاء اللہ قریشی ولد محمد اشرف قریشی

گواہ شد:۔ عبد الباقی قریشی ولد محمد شوکت قریشی سکنہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۷:۔ میں ملک عبد المنان ایم اے۔ ولد کیپٹن ملک عبد اللہ خان صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ڈاک خانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اپریل ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۳۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔

العبد:۔ ملک عبد المنان ایم اے۔ ولد کیپٹن ملک عبد اللہ خان بمقام دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد:۔ قاضی ملک عبد الرحمٰن موصی نمبر ۱۰۰۰۔ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم

گواہ شد:۔ امیر علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دوالمیال۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۸:۔ میں فاطمہ بی بی بنت محمد خان اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال۔ ڈاک خانہ دوالمیال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد منقولہ صرف -/۵۰۰ روپے مہر ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھے کوئی آمد ہو گی تو اس کی اطلاع سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکے کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کی لمی بیشی کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔

(شرط اوّل ۳/۵۰ روپے)

الامۃ: فاطمہ بی بی بنت محمد خان مرحوم قوم اعوان۔

گواہ شد:۔ رسالدار غلام محمد دوالمیال ضلع جہلم

گواہ شد:۔ قاضی عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ دوالمیال۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۹:۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ ملک محمد یوسف قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱ ڈاک خانہ سانگھڑ ضلع سانگھڑ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف میرا حق مہر ہے۔ جو تین ہزار روپے ہے اس میں سے دو ہزار وصول کر چکی ہوں اور ایک ہزار بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر آئندہ کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اوّل -/۲ روپے)

الامۃ: امۃ الحفیظ بیگم ملک محمد یوسف۔ ڈبلیو پی آئی ڈی سی ایچ کالونی سکندر آباد ضلع میانوالی

گواہ شد:۔ ملک محمد یوسف خاوند موصیہ ۶۴/۸ ڈبلیو پی آئی ڈی سی ایچ۔ کالونی سکندر آباد

گواہ شد:۔ عبد الرشید خان نور مین سکندر آباد بلاک نمبر ۲۴ داؤد خیل میانوالی۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فرشِ زمین سے اُٹھایا اور انہیں ثریا تک جا پہنچایا

اس نے انہیں لازوال شہرت بخشی اور ان کی عزت کو چار چاند لگا دیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اتباعِ قرآن کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے مسلمانوں کو اس قدر شرف بخشا اور اس قدر بزرگی دی کہ وہ دنیا کے معلم اور راہنما بن گئے۔ ... ...

حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لو آپ مکہ کے ایک معمولی تاجر تھے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے اور مکہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مؤرخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابوبکرؓ عرب کا ایک شریف اور دیانت دار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ابوبکرؓ کو وہ مقام ملا کہ آج ساری دنیا ان کا ادب اور احترام کے ساتھ نام لیتی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں نے اپنا خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا تو مکہ میں بھی یہ خبر جا پہنچی۔ ایک مجلس میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے جن میں حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقحافہ بھی موجود تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ ابوبکرؓ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی ہے تو ان کے لئے اس امر کو تسلیم کرنا ناممکن ہو گیا۔ اور انہوں نے خبر دینے والے سے پوچھا تم کس ابوبکرؓ کا ذکر کر رہے ہو؟ اس نے کہا۔ وہی ابوبکرؓ جو تمہارا بیٹا ہے انہوں نے عرب کے ایک ایک قبیلے کا نام لے کر کہنا شروع کر دیا کہ اس نے بھی ابوبکرؓ کی بیعت کر لی ہے اور جب اس نے کہا کہ سب نے متفقہ طور پر ابوبکرؓ کو خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا ہے تو ابوقحافہ بے اختیار کہنے لگے کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ اس کے سچے رسول ہیں۔ حالانکہ وہ دیر سے مسلمان تھے۔ انہوں نے جو یہ کلمہ پڑھا۔ اور دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا تو اسی لئے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہوں نے سمجھا کہ یہ اسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے ورنہ میرے بیٹے کی کیا حیثیت تھی کہ اس کے ہاتھ پر سارا عرب متحد ہو جاتا۔

غرض اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فرشِ زمین سے اٹھایا اور انہیں ثریا تک جا پہنچایا تاریخ ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہے اور کوئی شخص جو دیدۂ بینا رکھتا ہو اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو ایک لازوال شہرت بخشی اور ان کی عزت کو اس نے چار چاند لگا دیئے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے قرآن کریم کو نہ مانا وہ اپنی پہلی عزتیں بھی کھو بیٹھے اور ذلت کے ایسے گڑھوں میں گرے کہ آج کوئی شخص ان کا نام تک نہیں جانتا اور جن کو جانتا بھی ہے ان کو وہ عزت سے یاد نہیں کرتا بلکہ ذلت اور رسوائی سے یاد کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۲ حصہ ۲ صفحہ ۲۰۶)

ضرورت اساتذہ

مغربی افریقہ میں چند انگریزی ریبالوجی اور اسلامیات کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست مغربی افریقہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں وہ بلا تاخیر درخواستیں مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ کو ارسال کر دیں۔

آخری ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں بھی ساتھ ہی بھیج دیں۔ درخواست کنندگان کا ان مضامین میں ایم اے ہونا لازمی ہے۔

(وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

الفضل کے خریداروں کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں۔ لہٰذا اگر کسی خریدار نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی کرانا مقصود ہو تو دفتر الفضل کو جلد سے جلد مطلع فرما دیں۔

(مینجر الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پرامن حل کی ضروری شرط

نیویارک ۲۶ر جون۔ گزشتہ روز روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے گلاسبرو سے نیویارک واپس پہنچنے پر ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا مشرق وسطےٰ کے مسئلہ کے پرامن حل کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ اسرائیلی فوجیں عرب ممالک کے مقبوضہ علاقوں سے نکل کر عارضی صلح کی حد تک واپس چلی جائیں اور پھر ساری دنیا مل کر اس بات کی کوشش کرے کہ مشرق وسطےٰ میں دوبارہ جنگ نہ چھڑنے پائے۔ انہوں نے کہا اس میں شک نہیں کہ جنگ بندی پر عمل ہو رہا ہے لیکن عرب اور اسرائیل کی فوجیں اب بھی آمنے سامنے کھڑی ہیں اور ہر وقت اس بات کا خطرہ ہے کہ دوبارہ جنگ نہ چھڑ جائے۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ فوجوں کو عارضی صلح کی حد تک واپس بھیجا جائے۔ ورنہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ جنگ دوبارہ نہیں چھڑے گی۔ انہوں نے مزید کہا ہم نے نیویارک میں ۳ر ہ کے دوران عربوں کے موقف کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی ہے انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا کہ بہرحال فوجوں کی واپسی ضروری ہے اس وقت بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ دوبارہ جنگ نہ چھڑنے پائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ فوجیں جلد از جلد عارضی صلح کی حد تک واپس ہٹائی جائیں۔ انہوں نے کہا سلامتی کونسل کا فرض ہے کہ وہ پہلے فوجیں واپس کرائے اور پھر دوسرے مسئلے حل کرائے۔

فوجوں کی واپسی پر عدم اتفاق

نیویارک ۲۶ر جون۔ گلاسبرو میں صدر جانسن سے دو روز تک ملاقات کرنے کے بعد روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کل اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا ان ملاقاتوں میں دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اور صدر جانسن عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے بارہ میں متفق نہیں ہو سکے البتہ دونوں میں اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ مشرق وسطےٰ کی صورت حال کے بارہ میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اور روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھیں۔

جانسن کوسیجن کے ٹیلی ویژن انٹرویو

واشنگٹن ۲۶ر جون۔ صدر جانسن نے کل ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا میں نے اور مسٹر کوسیجن نے باہم بہت مفید بات چیت کی ہے۔ اس بات چیت کے نتیجہ میں ہم دونوں نے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو بہتر طور پر سمجھ لیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس بات چیت سے مشرق وسطےٰ میں امن بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ ہم آئندہ باہم رابطہ قائم رکھنا منظور کر لیا ہے۔

اس سے قبل روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے بھی ٹیلی ویژن انٹرویو میں صدر جانسن سے اپنی بات چیت کو مفید قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکہ اور روس کے عوام امن کے راستہ پر ساتھ ساتھ آگے بڑھیں گے۔

شاہ حسین کا انٹرویو!

نیویارک ۲۶ر جون۔ اردن کے شاہ حسین نے کل یہاں ایک انٹرویو میں کہا کہ مشرق وسطےٰ کے مسئلہ کے منصفانہ اور تسلی بخش حل کے بغیر اس علاقہ میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا اسرائیل نے عرب علاقوں پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اس حال میں کسی صورت بھی وہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اصولی طور پر سمجھوتہ ہو گیا

نیویارک ۲۶ر جون۔ اقوام متحدہ کے سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق صدر جانسن اور مسٹر کوسیجن میں مشرق وسطےٰ کے موجودہ بحران کے بارے میں اصولی طور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اس سمجھوتہ کا مسودہ قاہرہ میں موصول ہو گیا ہے اب صدر ناصر اس پر غور کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ آج کسی وقت دوسرے عرب سربراہوں سے اس بارے میں صلاح مشورہ مکمل کر لیں گے۔ اور اس بارے میں اپنی آخری منظوری سے مسٹر کوسیجن کو مطلع کر دیں گے سمجھوتہ کے مطابق اسرائیل مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجیں نکال لے گا۔ وہ بیت المقدس بھی خالی کر دے گا یہودی زائرین کو کچھ خصوصی سہولتیں دی جائیں گی اسے خلیج عقبہ سے اپنے جہاز گزارنے کا حق دیا جائے گا۔ اور عرب ممالک یہ وعدہ کریں گے کہ وہ فوجوں کی واپسی کے بعد انتقامی کارروائی نہیں کریں گے۔